بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹریفک کے حادثات کم کرنے کی کوششوں میں ہاتھ بٹائیں

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، جس نے ہمارے لیے زمین کو ہموار کیا اور اس میں ہمارے گزرنے کے لیے وسیع راستے بنائے۔ میں شکر ادا کرتا ہوں اور تعریف بیان کرتا ہوں اللہ حق سبحانہ کی اور اس سے دعا کرتا ہوں کہ ہم پر اپنی نعمتوں کا نزول فرمائے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے، اور یہ کہ محمد (□) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ آپ (□) نے مکمل اخلاق کا نمونہ پیش کیا اور انہیں واضح کر دیا ساتھ ہی راستے کے آداب کی بھی وضاحت فرمائی اور لوگوں کو ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔ اللہ آپ (□) پر، آپ کے اہل بیت پر، اور صحابہ پر اور جس کسی نے آپ کی پیروی سچائی کے ساتھ کی، ان پر قیامت کے دن تک درود و سلام نازل فرمائے۔

اے اللہ کے بندو!

ہم سڑک کے حادثات کے مصائب کے بارے میں بہت کچھ سنتے رہتے ہیں، اس کے کئی اسباب ہوتے ہیں اور صورت حال مختلف ہوتی ہے۔ اس کے باوجود اس کے نتائج ہمیشہ صدمہ پہنچانے والے ہوتے ہیں، کیونکہ ان میں لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں، خون بہتا ہے اور منزل پر پہنچنے سے قبل ہی روح پرواز کر جاتی ہے۔ یہ ایک نوجوان شخص ہے جو اپنی بھری جوانی میں کار حادثہ کا شکار ہو کر فوت ہو گیا ہے اور یہ ایک نوجوان خاتون ہے جس کی زندگی ایک ہولناک حادثہ کی شکار ہوگئی، یہ ایک بچہ ہے، جس نے اپنے باپ کو کھو دیا ہے اور قیاس ہے کہ اس کا بچپن کس یتیم کی طرح گزرے گا، اور یہ ایک لڑکی ہے، جو اپنے خاوند کی موت کے سبب بیوہ ہوگئی ہے، غم زدہ آنسوؤں میں ڈوبی ہوئی ہے اور اس کا دل یادوں سے پھٹا پڑا ہے۔ کتنے ہی نوجوان ہیں جو اپنے گھر والوں، رشتہ داروں، اور منحصرین کے ذمہ دار ہیں، مفلوج ہو چکے ہیں، اور اپنے ہی گھر میں ایک انگلی بھی ہلانے سے قاصر ہیں۔ اور وہ اس طرح اپنی دیکھ بھال کے لیے دوسروں پر منحصر ہو جاتے ہیں۔ کیا آپ کبھی اسپتال گئے ہیں؟ یہاں کا منظر بھی مصائب، دکھ درد اور پریشانیوں کی ایک دنیا کا نظارہ پیش کرتا ہے۔ یہاں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو مہینوں تک اپنے بستر پر پڑے ہوئے طویل دنوں اور راتوں کا شمار کرتے رہتے ہیں۔ یہاں ایسے بھی لوگ ہیں جن کے اعضا کٹ چکے ہیں اور نکال دئیے گئے ہیں، ان کے قریب ہی ایک ایسا شخص بھر پڑا ہے جو اپنی ہڈیوں کے ٹوٹ جانے کے سبب پڑا کراہ رہا ہے۔ [لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۗ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ وَلَٰكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (بیشک ان کے قصوں میں سمجھ داروں کے لئے عبرت ہے۔ یہ (قرآن) ایسا کلام نہیں جو گھڑ لیا جائے بلکہ (یہ تو) ان (آسمانی کتابوں) کی تصدیق ہے جو اس سے پہلے (نازل ہوئی) ہیں اور ہر چیز کی تفصیل ہے اور ہدایت ہے اور رحمت ہے اس قوم کے لئے جو ایمان لے آئے)] [1]

دراصل راستوں کا دھیمے سے اور نرمی سے استعمال کرنا رب کریم کے ان بندوں کا خاصہ ہے جن کی تعریف اللہ تعالی نے اس طرح فرمائی ہے [وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا (اور اللہ رحمان کے (مقبول) بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل (اکھڑ) لوگ (ناپسندیدہ) بات کرتے ہیں تو وہ سلام کہتے (ہوئے الگ ہو جاتے) ہیں)][2]۔ اللہ حق سبحانہ کے مقبول بندے راستوں پر

[1] سورۃ یوسف --111

[2] سورۃ الفرقان--63

آہستگی سے اور انکساری کے ساتھ چلتے ہیں۔ وہ نہ تو خود ستائی کرتے ہیں، نہ دکھاوا کرتے ہیں۔ وہ ایک متوازن شخصیت اور نفس مطمئنہ کی عکاسی کرتے ہوئے چلتے ہیں جو ذلت آمیزی اور تحقیر سے پاک ہوتی ہے۔ جو اپنے رول ماڈل محمد (صل اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کرتے ہیں جو چلتے وقت، اپنے ساتھ چلنے والے صحابہ سے فرماتے (اے لوگو، سکون سے، سکون سے!)۔ رسول اکرم (ﷺ) اپنے اونٹ کی زمام سختی سے پکڑے رہتے تھے تاکہ وہ دھیمے چلیں، اس خوف سے کہ کہیں چلنے میں مسلمان ساتھی تھک نہ جائیں اور ان میں سے کوئی ایک اپنے راستے میں پریشان نہ ہوجائے۔ ان ڈرائیوروں میں یہ اخلاق کہاں ہے جو دوسری گاڑیوں کو اوور ٹیک کرتے ہیں، جبکہ یہ ممنوع ہے اور وہ اقدار کی خلاف ورزی کرتے ہیں، قواعد و ضوابط توڑتے ہیں اور لوگوں کی زندگی اور املاک کو خطرہ میں ڈالتے ہیں؟

اللہ کے نزدیک نرم مزاجی اچھے اخلاق کی سب سے زیادہ مقبول خوبی ہے جو اللہ کی رحمتوں اور نعمتوں کا سبب بنتی ہے۔ ابی الدردا رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اکرم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا (جس کسی کو مہربانی کا اس کا حصہ عطا کیا گیا اسے بھلائی کا اس کا حصہ عطا کیا گیا، اور جو مہربانی کے اس کے حصہ سے محروم رکھا گیا ہے، وہ بھلائی سے محروم ہے)۔ اس لیے، تمام مسلمانوں کو اپنے معاملات میں عموماً اور گاڑیاں چلاتے وقت خصوصاً نرم مزاجی اور سکون سے متصف ہونا چاہیے۔

اے اللہ کے بندو

راستے کے آداب میں دیگر چیزوں کے علاوہ، جس پر ڈرائیور کو چاہیے کہ وہ سختی س عمل کرے، یہ بھی ہے کہ وہ ایسی تمام چیزوں سے گریز کرے جو اس کی توجہ اپنی گاڑی سے کسی اور جانب مبذول کرے یا اس کے سامنے کے منظر میں رکاوٹ ڈالے، جیسے کہ موبائل فون کا استعمال کرنا یا اسی قسم کے دیگر کام کرنا۔ مزید یہ کہ، اگر کوئی تھکا ہوا ہو یا اس پر غنودگی طاری ہو، تو بہتر ہے کہ وہ گاڑی نہ چلائے۔ چونکہ رسول اللہ (ﷺ) نے لوگوں کو اس وقت نماز قائم کرنے سے منع فرمایا ہے جب ان پر نیند کا غلبہ ہو، اسی طرح لوگوں کو نیند کے غلبہ کی حالت میں گاڑی چلانے سے احتراز کرنا چاہیے تاکہ وہ محفوظ رہیں اور جوکھم سے بچ سکیں۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "جب نماز پڑھتے وقت تم میں سے کسی کو اونگھ آ جائے ، تو چاہیے کہ وہ سو رہے یہاں تک کہ نیند (کا اثر) اس سے ختم ہو جائے ۔ اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے لگے اور وہ اونگھ رہا ہو تو وہ کچھ نہیں جانے گا کہ وہ (خدا سے) مغفرت طلب کر رہا ہے یا اپنے نفس کو بد دعا دے رہا ہے"۔

اے اللہ کے بندو

اللہ سے ڈرو اور لاپرواہی اور غفلت کے ساتھ ساتھ تیز رفتاری سے ہوشیار رہو اور اپنی زندگی اور اموال کی تباہی کے ذریعہ اللہ کی نعمتوں کا مذاق مت بناؤ کیونکہ یہ بڑے قہر کا سبب بن سکتا ہے، اور نظر انداز کرنے اور غفلت سے بچو، جلد بازی سے احتراز کرو، کیونکہ اعداد و شمار بہت کچھ کہتے ہیں اور جن میں ان لوگوں کے لیے نشانی ہے جو دل رکھتے ہیں اور سنتے ہیں جب وہ حاضر دماغ ہوتے ہیں۔

میں یہ اپنا قول دوہراتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور آپ کے لیے، اور جملہ مسلمانوں کے لئے عفو کا طلب گار ہوں، اس لیے اللہ سے معافی طلب کرو، وہ معاف کرنے والا ہے۔ نہایت رحم فرمانے والا ہے اور اسے پکارو، وہ تمھاری پکار پر جواب دیتا ہے، بے شک اللہ نہایت فراخ دل اور فیاض ہے۔

****

تمام تعریفیں اللہ کو ہی زیبا ہیں، جو بڑا ہی کرم اور منان ہے، جس نے انسانوں کو تخلیق فرمایا اور ان کے لیے روزی اور حفاظت کو آسان کر دیا۔ اس رب کریم نے لوگوں کو لاپرواہی اور غفلت سے اور ساتھ ہی رفتار میں اضافہ سے منع فرمایا۔ یوم جزا تک صلاۃ و سلام ہو رسول کریم، رحمۃ للعالمین پر جنہیں اللہ نے ایک رہنما، بشارتیں سنانے والا، خبردار کرنے والا بنا کر مبعوث فرمایا، صلاۃ و سلام ہو آپ کی آل پر، صحابہ پر، اور ہر اس شخص پر جس نے آپ (ﷺ) کا اتباع کیا۔

اے مسلمانو

ٹریفک کے حادثات نے افراد کو، ان کے اہل خانہ کو، برادریوں کو اور ملکوں کو کافی نقصان پہنچایا ہے۔ ان کی وجہ سے معصوم بچے یتیم ہوئے، توانائی سے بھر پور نوجوانوں کا نقصان ہوا اور ان کے علاج معالجہ میں وقت اور پیسہ ضائع ہوا۔ اگر ہم جاری کردہ اعداد و شمار کا مطالعہ کریں، تو ہمیں معلوم ہو گا کہ غفلت، بدسلوکی، ممنوعہ اوورٹیکنگ اور غیر ذمہ داری کے سبب گاڑی کا ڈرائیور ہی تقریباً تمام ٹریفک کے حادثات کی فوری وجہ ہوتا ہے۔

دراصل اعداد و شمار من و عن حقائق اور مصدقہ واقعات ہی بتاتے ہیں جو اپنی شدت کے سبب کسی فرد یا گروپ کو براہِ راست ذمہ دار قرار دیتے ہیں۔ یہ معاملہ کافی سنگین ہے اور اس سے وابستہ مصائب اور نقصانات اور زیادہ خطرناک ہو جاتے ہیں جب ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ان وفات پاجانے والوں میں اکثریت نوجوان لوگوں اور سربراہان خاندان کی ہے جو معاشرہ میں پیداوار کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کیا یہ بر روئے زمیں فساد کی ایک شکل نہیں ہے؟ یہ در حقیقت افراد اور کمیونٹیز کی سلامتی کے لیے خطرہ ہے اور ملک کے معاشی استحکام کو خطرہ کی زد میں لاتا ہے۔ حادثوں کا سبب بننے والے افراد رب کریم کی اس آیت کے بارے میں کیا کہیں گے جو اس طرح ہے [مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ (اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر (نازل کی گئی تورات میں یہ حکم) لکھ دیا (تھا) کہ جس نے کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد (پھیلانے یعنی خونریزی اور ڈاکہ زنی وغیرہ کی سزا) کے (بغیر ناحق) قتل کر دیا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو قتل کر ڈالا - اور جس نے اسے (ناحق مرنے سے بچا کر) زندہ رکھا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو زندہ رکھا (یعنی اس نے حیاتِ انسانی کا اجتماعی نظام بچا لیا)۔ ، اور بیشک ان کے پاس ہمارے رسول واضح نشانیاں لے کر آئے۔ پھر (بھی) اس کے بعد ان میں سے اکثر لوگ یقیناً زمین میں حد سے تجاوز کرنے والے ہیں)][3]۔ تیز رفتاری چوٹوں اور معذوری کے علاوہ لوگوں کی موت کا سبب بھی بنتی ہے۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں [يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّـهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا (٢٩) وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّـهِ يَسِيرًا (اے ایمان والو! تم ایک دوسرے کا مال آپس میں ناحق طریقے سے نہ کھاؤ سوائے اس کے کہ تمہاری باہمی رضا مندی سے کوئی تجارت ہو، اور اپنی جانوں کو مت ہلاک کرو، بیشک اللہ تم پر مہربان ہے، (29) اور جو کوئی تعدی اور ظلم سے ایسا کرے گا تو ہم عنقریب اسے (دوزخ کی) آگ میں ڈال دیں گے، اور یہ اللہ پر بالکل آسان ہے[4]۔ اسی طرح کا یہ شخص بھی ہے جو ٹریفک کے قوانین کی پابندی نہیں کرتا اور دوسروں کی جانوں کو خطرے میں ڈالتا ہے۔ رسول اکرم (ﷺ) ایک دن لوگوں کو انسانی حقوق کی تعلیم دینے کی غرض سے کعبہ کے سامنے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا ((اے کعبہ!) تو کتنا عمدہ ہے اور تیری خوشبو کتنی پیاری ہے، تو کتنا عظیم المرتبت ہے اور تیری حرمت کتنی زیادہ ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! مومن کے جان و مال کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے زیادہ ہے!)

اس لیے اے اللہ کے بندو، اللہ سے ڈرو اور ہر اس چیز سے بچو جو تمھاری اور دوسروں کی زندگی کو خطرہ میں ڈالتی ہو اور کبھی بھی اپنی جان اور مال کو فضول ضائع مت کرو۔

اس لیے، پیغمبروں کے سردار پر درود و سلام بھیجو، جیسا کہ اللہ تعالی اپنی مقدس کتاب میں فرماتا ہے:[اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰۗىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَي النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (بیشک اللہ اور ا س کے (سب) فرشتے نبیِ (مکرمّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو)][5]۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى سَيِّدِنا إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنا إِبْرَاهِيْمَ یا اللہ! محمد (ﷺ) پر محمد (ﷺ) کی آل پر درود و سلام بھیج، جیسے کہ تو نے بھیجا ابراھیم (علیہ السلام) پر اور ابراھیم (علیہ السلام) کی آل پر نازل فرمایا۔ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنا

---

[3] سورة المائده -32

[4] سورة النساء -30-29

[5] سورة الاحزاب 56

إِبْرَاهِيْمَ (اور محمد (□) پر محمد (□) کے اہل بیت پر برکتیں نازل فرما، جیسے کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراھیم (علیہ السلام) پر اور آل ابراھیم (علیہ السلام) پر۔ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ (بے شک (اے اللہ) تو ہی سب سے زیادہ تعریف کے لائق اور سب سے زیادہ عظمتوں والا ہے۔

اے اللہ، حضور اکرم صل اللہ علیہ وسلم کے خلفائے راشدین سے، ان کی ازدواج مطہرات، امھات مومنین سے، ان کے صحابہ سے اور مومن مردوں اور مومنہ خواتین سے قیامت کے دن تک راضی ہو جا اور اپنے بے پناہ رحم و کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا۔

اے اللہ ہمارے آج کے اس اجتماع پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور جب ہم یہاں سے رخصت ہوں تو ہمیں امن اور گناہوں سے تحفظ کے ساتھ رخصت فرما اور ہمیں اپنے مذہب میں کسی طرح سے کمتر نہ بنا۔

یا اللہ! ہم آپ سے رہنمائی، تقوی، عفت و عصمت اور مال کے طلب گار ہیں۔

یا اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو دیانت دار زبان، رجوع لانے والا دل، اعمال صالحہ، علم نافع، مضبوط عقائد، خالص ایمان اور دین اور حلال رزق کی نعمت سے مالا مال فرما دے۔ اے اللہ تو ہی سب سے زیادہ شاندار اور عزت والا ہے۔

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عظمتیں عطا فرما! اور اسلام اور مسلمانوں میں اتحاد اور اتفاق پیدا فرما، یا اللہ! ظالموں اور کافروں کو نیچا دکھا۔ یا اللہ! اپنے تمام بندوں کو امن و سلامتی عطا فرما۔

یا اللہ! ہمیں اپنے وطن میں سلامتی عطا فرما! ہمارے اپنے وطن میں ہمارے لیے دیرپا سلامتی اور استحکام عطا فرما! ہمارے سلطان کو عظمتوں سے مالا مال فرما اور حق پرستی کی سمت میں رہنمائی کرنے میں اس کی اعانت فرما۔

یا اللہ! ہم پر آسمانوں سے بارشیں نازل فرما اور ہمیں ان میں سے ایک بنا دے جو دن اور رات تجھے یاد کرتے رہتے ہیں اور شام سے صبح تک تجھ سے معافی کے خواستگار ہوتے ہیں۔

یا اللہ! ہم پر آسمانوں کی رحمتیں اور زمین کی نعمتیں نازل فرما اور ہمارے پھلوں اور فصلوں میں اور ہمارے مجموعی رزق میں خیر و برکت عطا فرما۔ اے اللہ تو ہی سب سے زیادہ شاندار اور عزت والا ہے۔

یا اللہ! عطا فرما ہمیں اس دنیا میں بھلائی، اور عقبٰی میں بھلائی اور بچا ہمیں دوزخ کی آگ سے!

یا اللہ! ہمارے دلوں کو ہدایات عطا کرنے کے بعد ٹیڑھا نہ فرمائیے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمتیں عطا فرما بے شک تو ہی بڑا دینے والا ہے۔

یا اللہ! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا ، اور اگر آپ نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم سے رحم کا معاملہ نہ کیا تو یقیناً ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوں گے۔"

یا اللہ! ان تمام مومنین و مومنات کو معاف فرما جو ابھی بقید حیات ہیں اور انہیں بھی جو وفات پاچکے ہیں، بے شک اے اللہ آپ سب سے زیادہ سمیع اور مجیب ہیں۔

اللہ کے بندو! [اللہ انصاف، بھلائی اور خویش و اقارب کے ساتھ سخاوت کرنے کا حکم دیتا ہے اور وہ تمام بے حیائی کے کاموں، اور ناانصافی اور بغاوت سے منع فرماتا ہے: وہ آپ کو ہدایت عطا فرماتا ہے ، جو آپ یاد رکھ سکتے ہیں۔]